مدیر:

۷۸۶

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۹۷۰

ضیاءالدین احمد برنی

چندہ سالانہ ایک روپیہ

۰۰ ۔ کیدومل لیکھراج روڈ

کراچی - ۱

کتابی دُنیا

ادارہ تحریر :

سراج الدین ظفر

رازق الخیری

علاءالدین خالد

(انجمن ناشران و تاجران کتب کراچی کا نقیب)

جلد ۲ — جولائی ۱۹۵۷ء — شمارہ ۸

اداریہ

مصنفین ، شعرا وغیرہ کی مالی امداد

حکومت پاکستان نے اپنے بجٹ میں مصنفین ، شعرا وغیرہ کے متوسلین کے لئے ایک امدادی فنڈ قائم کیا ہے ۔ لیکن ہمیں ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا کہ کن کن کے اہل و عیال کو اس فنڈ میں سے مدد دی جارہی ہے ۔ پچھلے ڈیڑھ سال میں ہم متعدد دفعہ حکومت کی توجہ مصنفین ، شعرا ، ادبا کے اہل و عیال کی امداد کی جانب مبذول کراچکے ہیں اور اس موقع پر ہم اُن کے نام اس لئے دینا نہیں چاہتے کہ پہلے یہ معلوم کرلیں کہ خود حکومت نے اپنے وسیع معلومات سے کام لیکر کن کن اصحاب کے خاندانوں کو نوازا ہے ۔ لہذا ہم محکمہ تعلیم کے ارباب بست و کشاد سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بتائیں کہ بجٹ میں جس رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے اس کا استعمال کس طرح سے کیا جا رہا ہے ۔ اس فہرست کو پڑھنے کے بعد ہم حکومت کو مشورہ دے سکیں گے کہ ابھی کون کون ” مستحق کرامت ،، باقی رہ گئے ہیں ۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت پبلک کو اعتماد میں لیکر ان کے نام اور امدادی رقوم کی مقدار ظاہر کردے گی ۔

نوٹ

ادیبوں کی موت

(از اڈیٹر)

مجید لاہوری

پچھلے مہینہ میں پاکستان کا سب سے بڑا سانحہ مجید لاہوری کی موت ہے - مجید پیدائشی جرنلسٹ اور شاعر تھے - مختلف اخباروں سے متعلق رہنے کے بعد وہ کراچی آ گئے اور ''جنگ،، میں ۱۹۴۸ سے ''حرف و حکایت،، کے کالم لکھنے شروع کئے - یہ کالم اپنی گونا گوں خوبیوں کی وجہ سے بہت جلد مشہور خاص و عام ہوگئے - یہ مزاحیہ انداز میں لکھے جاتے تھے اور ان میں وہ سب چیزیں آجاتی تھیں جو بالعموم سنجیدگی کے ساتھ اخبار والے لکھا کرتے ہیں - ان میں تنقید خاص رنگ میں کی جاتی تھی - مرحوم اپنے دور کے سب سے بڑے کالم نویس تھے - باقی رہی ان کی شاعری تو وہ اس کی بدولت پاکستان و ہندوستان دونوں میں مشہور ہوئے - ہندوستان میں وہ بڑے چاؤ سے بلائے جاتے تھے اور کٹر سے کٹر بھارتی بھی ان کے کلام سے محظوظ ہوتے تھے -

ان کی موت سے پاکستان صحیح معنوں میں ایک ادیب شہیر کی خدمات سے محروم ہوگیا ہے اور مشکل یہ آن پڑی ہے کہ جو کرسی ان کی موت سے خالی ہوئی ہے وہ غالباً ہمیشہ خالی ہی رہے گی - ان کی موت انفلوانزا سے ہوئی -

آغا محمد طاہر دہلوی

آغا محمد طاہر دہلوی مشہور زمانہ مصنف محمد حسین آزاد کے نبیرہ تھے - گذشتہ چند سال میں وہ تین چار دفعہ پاکستان تشریف لائے - بہت یار باش آدمی تھے - ان کی گفتگو کا انداز ایسا دلچسپ ہوتا تھا کہ جی چاہتا تھا کہ وہ بولتے رہیں اور لوگ سنا کریں - شکل و صورت بھی وجیہ پائی تھی - عمر ۶۰ کے قریب ہوگی - انہوں نے اپنے زمانہ میں متعدد کتابیں شائع کی ہیں جن میں ''دیوان غالب،، اور ''شرح دیوان غالب،، از مولانا بیخود خصوصیت سے قابل ذکر ہیں - تیس سال قبل انہوں نے حضرت علی (رض) کے چند مقالات کو اردو میں نہایت خوب صورت طرز تحریر میں چھاپا تھا تاکہ لوگ انہیں اپنے کمروں چوکٹے میں آویزاں کریں - ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا - جس سوسائٹی میں وہ بیٹھ جاتے تھے وہ اس پر چھا جاتے تھے - آخر وقت تک وہ کھدر پوش رہے - ان کی موت سے دہلی ایک بہت بڑی دلچسپ ہستی سے محروم ہوگئی ہے ان کی موت بھی انفلوانزا سے ہوئی -

بچوں کا کتاب گھر

ماسکو کی ایک مرکزی شاہراہ گورکی اسٹریٹ پر ایک نئی عمارت میں بچوں کا کتاب گھر واقع ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف سوویت یونین میں بلکہ ساری دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد سائینسی ادارہ ہے۔ سوویت دیس میں بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور قدرتی بات ہے کہ وہ کتابوں کے شایق ہیں لیکن وہ ہر کتاب کے شائق نہیں ہوتے بلکہ صرف دلچسپ، پرکشش اور دانشمندانہ کتابوں کے شوقین ہیں۔

سوویت یونین میں بچوں کے لئے بہت سی کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ یہ کتابیں بچوں کے لئے لٹریچر شائع کرنے والے ایک خصوصی کتاب گھر اور عملاً دوسرے کتاب گھر شائع کرتے ہیں۔ صرف ۱۹۰۵ میں کتاب گھروں میں نوجوان قارئین کے لئے ۲۲۱۰ کتابوں کی ۱۳۷،۰۰۰،۰۰۰ جلدیں شائع کی گئیں۔

بچوں کے کتاب گھر کے فرائض مختصراً یہ ہیں: نوجوان قارئین کے مفادات اور ضروریات کا مطالعہ کرنا، معلموں، لائبریرین اور بچوں کے مصنفین کی مدد کرنا۔

سوویت یونین میں ایک اچھی روایت قائم ہوگئی ہے۔ ہر کتاب کی پشت پر نوجوان قارئین کے لئے ایک مختصر سا نوٹس تحریر ہوتا ہے۔ ناشرین بچوں سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا انہیں یہ کتاب پسند آئی یا نہیں۔ آن کی سمجھ میں کیا آیا یا وہ کچھ نہیں سمجھے اور آئندہ وہ کس قسم کی کتابیں پڑھنا چاہتے ہیں؟

بچے اس اپیل کا پرجوش طریقہ پر جواب دیتے ہیں۔ بچوں کے کتاب گھر کو ہرسال چالیس ہزار خطوط موصول ہوتے ہیں۔ ان خطوط میں بچے پڑھی ہوئی کتابوں کے متعلق رائے زنی کرتے ہیں اور اپنی دلچسپی کے مضامین پر نئی کتابیں شائع کرنے کی درخواست کرتے ہیں اور وہ کسی کتاب کے ہیرو سے ذاتی طور پر واقفیت پیدا کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔

بچوں کے کتاب گھر میں کام کرنے والے تجربہ کار معلم اور بچوں کے ادب کے عظیم مصنف ہیں۔ وہ نہایت توجہ کے ساتھ بچوں کے خطوط کا مطالعہ کرتے ہیں اور بچوں کی درخواستیں اور رایوں کو مولفوں اور مصنفوں تک پہنچاتے ہیں۔

بہت سے لڑکے اور لڑکیاں اور بالخصوص اہالیان ماسکو بچوں کے کتاب گھر آتے ہیں۔ یہاں آن کی خدمت کے لئے ایک لائبریری ہے جس میں ۱۱۵،۰۰۰ سے زیادہ کتابیں ہیں۔ ایک وسیع اور کشادہ ہال اور دلچسپ نمایشیں ہیں۔ مشہور سوویت مصنف ایس مارشاک، ایس۔ میخالکوف، ایل۔کاسل، کے۔چیکووسکی، اے بارتو وغیرہ اکثر بچوں کے پاس جاتے ہیں۔ اشاعت گھر کے ہالوں میں ادب کے دلچسپ کھیلوں اور پڑھی ہوئی کتابوں پر مباحثوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کتاب گھر بچوں کی لائبریریوں کو بہت زیادہ مدد دیتا ہے۔ ملک میں بچوں کی لائبریریوں کی تعداد ۶۰۰۰ سے زیادہ ہے۔ ان کے علاوہ اسکولوں کی دو لاکھ لائبریریاں ہیں۔ لائبریرین

معلم ، نقاد ، اہل علم اورمصنفین بچوں کے کتاب گھر میں اکثر و بیشتر آتے ہیں ۔ ان کے لئے نئی کتابوں پر اور بچوں کی تربیت اور بچوں کے ادب کے متعدد سوالوں پر بحث و مباحثہ کاانتظام کیا جاتا ہے ۔ انتہائی دلچسپ تقریریں ”بچوں کے ادب کے مسائل“ کے زیر عنوان کتابی شکل میں شائع کی جاتی ہیں ۔ ان مجموعوں کے ساتھ بچوں کا کتاب گھر بچوں کے مصنفوں کے جدول سوانحی ، اور حوالہ جاتی کتب نیز آن کتابوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے جن کی سفارش کی گئی ہو ۔ کتاب گھر کا متنوع اور مفید کام سوویت یونین کے غیر ملکی دوستوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتا ہے ۔ صرف اس سال کے دوران میں چالیس سے زیادہ غیر ملکی وفود یہاں آچکے ہیں ۔ ان وفود میں مغربی جرمنی اور برازیل کی عورتوں کا وفد ، امریکی سیاحوں ، فرانسیسی اور ہندوستانی معلموں ، ارجنٹائن کے ثقافتی کارکنوں اور فن لینڈ ، چیکوسلاویکیہ ، ہنگری اور منگولیا کے اسکولی بچوں کے وفود شامل ہیں ۔ ”سوویت یونین میں عورتوں کے مساوی حقوق“ پر بین الاقوامی سمینار کے اراکین نے حال ہی میں ایوان کا دورہ کیا ۔ بیرونی ممالک کے مہمانوں نے سوویت یونین میں بچوں کی پرورش کے مسائل میں اور بچوں کے لئے اشاعت گھر کی طرف سے شائع شدہ کتابوں کی تعداد اور نوعیت میں بہت زیادہ دلچسپی لی ۔ بہت سے بیرونی باشندوں کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ سوویت یونین میں نوجوان قارئین کے لئے نہ صرف سوویت ادیبوں کی بلکہ غیر ملکی ادیبوں کی تصانیف کثرت سے شائع ہوتی ہیں ۔ صرف گذشتہ سالوں میں ۳۵۰ سے زیادہ کتابیں غیر ملکی زبانوں سے ترجمہ کی گئیں ۔

مشہور ہندوستانی ادیب کرشن چندر نے گذشتہ سال کے آخر میں بچوں کے اشاعت گھر کا معائنہ کیا ۔ انہوں نے لکھا :-

”بچے بنی نوع انسان کے بڑے خزانے ہیں ۔ یہاں بچوں کے لئے جو کام کیا گیا ہے وہ حیرت انگیز ہے ۔ اس کی ہر طرف حوصلہ افزائی اور تعریف و توصیف کرنی چاہئے ۔ صرف اس سوویت یونین ہی میں اتنے عظیم کام کو اس حسن و خوبی سے انجام دیا جاسکتا ہے ۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور صمیم قلب سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔“

سوویت یونین میں ہر سال بچوں کے لئے مزید کتابیں شائع کی جاتی ہیں ۔ ہر سال بچوں کے اشاعت گھر کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ۔

* * * *

* * * *

سنہ ۱۸۵۷ء کے شہیدان آزادی کے نام

(اسلم لکھنوی)

فرنگیوں سے لڑے تم بنام آزادی — بلند کردیا تم نے مقام آزادی
عزیز قوم بنے پی کے جام آزادی — زمانہ کہتا ہے تم کو امام آزادی
تمہارے نام سے روشن ہے نام آزادی
کیا ہے تم نے مرتب نظام آزادی

شہید راہ وفا ہو مجاہدان وطن! — اٹھائے غم مگر آنے نہ دی جبیں پہ شکن
تمہارے عزم و عمل کے ہیں معترف دشمن — ہیں کارنامے تمہارے زمانے میں روشن
ہر امتحان سے گزرے ہو تم بہ آسانی
دلوں پہ نقش رہے گی تمہاری قربانی

تمہیں تمہاری شہادت سلام کہتی ہے — تمہیں خدا کی مشیت سلام کہتی ہے
تمہیں جبین عقیدت سلام کہتی ہے — تمہیں تمہاری شرافت سلام کہتی ہے
وطن پرستوں کو مرنا سکھا دیا تم نے
شہید ہو کے ابھرنا سکھا دیا تم نے

نہا کے خون میں مردانگی کا درس دیا — ہر ایک ظلم اٹھایا ہر ایک جبر سہا
خوشی سے پھانسی کے تختہ کو بڑھ کے چوم لیا — ہر ایک گام پہ ہمت سے تم نے کام لیا
اجل کو اپنے گلے سے لگا لیا تم نے
وطن پہ مرنا ہر ایک کو سکھا دیا تم نے

تمہارے خون کی بوندوں نے زندگی بخشی — خزاں نصیب بہاروں کو تازگی بخشی
جلا کے دیپ شجاعت کے روشنی بخشی — ہر ایک ذرۂ کمتر کو روشنی بخشی
کیا وہ کام جو حسن نگاہ بن کے رہا
تمہارا نقش قدم خضر راہ بن کے رہا

وقار قوم جمال حیات زندہ باد — پیمبر رہ عزم و ثبات زندہ باد
نہ دب کے کی کبھی دشمن سے بات زندہ باد — بہار گلشن فتح و نجات زندہ باد
شہید ہو کے نئی ایک زندگی لے لی
غموں سے دوستی کر کے ہر اک خوشی لے لی

وقار قوم کا پرچم سلام کہتا ہے — دکھا ہوا دل پر غم سلام کہتا ہے
ادب سے دیدۂ پر نم سلام کہتا ہے — خلوص سے تمہیں اسلم سلام کہتا ہے
تمہارا تذکرہ زندہ رہے گا دنیا میں
ہر اک فسانہ تمہارا کہے گا دنیا میں

(ذوالقرنین - بدایوں)

خبریں

اُردو ٹرسٹ

(خصوصی اطلاع)

گذشتہ اکتوبر میں حلقۂ ارباب ذوق ، کراچی ، کے سالانہ اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے جناب ممتاز حسن صاحب ، معتمد وزارت مالیات ، نے حلقہ کے لئے بیس ہزار روپے کے عطیہ کی منظوری کا اعلان کیا تھا ۔

حلقہ کی انتظامی کمیٹی نے اس رقم سے اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج کے لئے ایک وقف قائم کردیا ہے جو اردو ٹرسٹ کے نام سے موسوم ہے ۔ ممتاز حسن صاحب اس ٹرسٹ کے چیئرمین منتخب ہوئے ہیں اور عزیز احمد صاحب معتمد ۔ دیگر ٹرسٹیوں کے نام یہ ہیں :-

آغا عبد الحمید ، الطاف گوہر ، مرزا محمد تقی ، سید ضیاؔ جالندھری ، شاھد احمد دھلوی ، پیر حسام الدین راشدی ، جلال الدین احمد ، تابش صدیقی ، ممتاز تحسین مشیر تعلیمات حکومت پاکستان و سکریٹری حلقۂ ارباب ذوق ، کراچی ۔

ٹرسٹ نے سر دست اردو کے کلاسیکی ادب کو سستی مطبوعات پیش کرنے کے لئے ایک پنج سالہ لائحۂ عمل مرتب کیا ہے جس پر کم و بیش دس لاکھ روپے خرچ ہوں گے ۔ تجویز یہ ہے کہ اردو زبان کی وہ تالیفات جنھیں کار و باری اھمیت کی کمی کے باعث ناشر شائع نہیں کرتے اور جو رفتہ رفتہ ناپید ہوتی جارہی ہیں ، انہیں خوبصورت لیکن کم قیمت مطبوعات کی شکل میں محفوظ کردیا جائے ۔

معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے ٹرسٹ مندرجۂ ذیل کتب کی اشاعت کا کام ہاتھ میں لیگا ۔ (١) مثنوی تاریخ احمدی (٢) کلیات امانت (٣) باغ و بہار (٤) اردو کی پہلی ، دوسری اور تیسری کتاب (٥) کبیر کے دوھے ۔ تمام کتابیں ٹائپ میں شائع ہونگی ۔

* * * *

مسعود اختر جمال کی علالت

رائے بریلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بلند شہر کے مشاعرے کے بعد سے ان کے مرض کی شدت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے ۔ کمزور بے حد ہوگئے ہیں ۔ ایک ہفتہ پہلے تک دوستوں کے خطوط کا جواب خود ہی لکھتے تھے ، مگر اب معذور ہیں ۔ جگر صاحب نے ان کے بارے میں طویل بیان شائع کیا ہے اور مشورہ دیا ہے کہ جمال کے غیر مطبوعہ کلام کی اشاعت کا جلد از جلد انتظام کیا جائے تاکہ ان کی کتابوں کی رائلٹی سے جو معاوضہ ملے اس سے ان کے علاج کا معقول بند و بست کیا جاسکے ۔

* * * *

عربی زبان کے لئے نئے قسم کی طباعت کا طریقہ

فورڈ فاؤنڈیشن کی طرف سے امداد کا اعلان

واشنگٹن - ۵ جون - مشرق وسطیٰ کے انسٹی ٹیوٹ نے اعلان کیا ہے کہ فورڈ فاؤنڈیشن نے عربی طباعت کو آسان بنانے کے کام میں مدد کے لئے مالی امداد دی ہے - طباعت کا یہ طریقہ ایک عرب نصری خطار نے نکالا ہے - اس کے تحت عربی حروف اور ان کے کئی سو جوڑوں کی تعداد کم کرکے تیس تک محدود کردی گئی ہے، جو عربی زبان کے حروف کی کل تعداد ہے - اس طرح طباعت کا جدید کم خرچ طریقہ عربی کے لئے بھی نافذ کیا جاسکے گا - اس رسم الخط کے رائج ہوجانے کے بعد کتابیں وغیرہ ارزاں تیار ہوسکیں گی اور اس کی بدولت عربوں کا تعلیمی معیار بلند کرنے میں بڑی مدد ملے گی - تفصیلات ذیل سے طلب کی جاسکتی ہیں:—

یونائٹڈ عربک الفابٹ فاؤنڈیشن
نمبر ۵۰۹ - ففتھ ایونیو - نیو یارک -

* * * *

امریکی مسلمانوں کا چھٹا سالانہ کنونشن

ساؤتھ بنڈ - ۷ جون - ریاستہائے متحدہ اور کناڈا کی اسلامی انجمنوں کی فیڈریشن کے صدر حسن ابراہیم نے اعلان کیا ہے کہ فیڈریشن کا چھٹا سالانہ اجلاس ۲ اگست سے ۴ اگست تک ڈیٹروئیٹ (مشن گن) میں ہوگا - توقع ہے کہ امریکہ کے تقریباً دو ہزار مسلمان اس اجلاس میں شرکت کریں گے - حسن ابراہیم صاحب نے بتایا کہ فیڈریشن کی مذہبی کمیٹی اجلاس میں مسلمانوں کے بچوں کے لئے انگریزی کی مذہبی کتابوں کی اشاعت سے متعلق ایک رپورٹ پیش کرے گی - اجلاس میں اس پر بھی غور ہوگا کہ بچوں کو ہفتہ وار سبق کے ذریعہ آسان طریقہ پر اسلامی تعلیم دی جائے -

* * * *

ایک ہونہار امریکی لڑکا

جارج ملر جس کی عمر ۱۱ سال کی ہے، اس نے دنیا کے بارے میں اپنی معلومات سے ٹیلی وژن دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے - اس نے بیسیوں سوالات کا جواب صحت کے ساتھ دیا جس پر اسے ۲۰ ہزار ڈالر انعام میں ملے - لڑکا کہتا ہے کہ جب میں بڑا ہوجاؤں گا تو سفیر بنوں گا

* * * *

واشنگٹن کا اسلامی مرکز مکمل ہوگیا

واشنگٹن کا اسلامی مرکز جو آزاد دنیا کے مسلمانوں کے اتحاد اور جد و جہد کی بے مثل نشانی ہے دس سال کی کوشش اور منصوبہ بندی کے بعد بالآخر مکمل ہوگیا ہے۔

اسلامی مرکز واشنگٹن کی سب سے زیادہ فیشن ایبل سڑک "میسا چوسٹس ایونیو" پر واقع ہے - غیر ملکی سفارت خانے اسی سڑک پر ہیں - مرکز کے سامنے گھاس کے وسیع قطعے ہیں اور سدا بہار سایہ دار درخت لگے ہوئے ہیں -

اسلامی مرکز بارھویں صدی کے فن تعمیر کا نمونہ ہے اور الاہاما پتھر سے بنایا گیا ہے۔ مرکز کے وسطی حصہ میں مسجد ہے اور دائیں بائیں پہلو میں ہال ہیں ۔ مسجد کا مینار ایک سو ساٹھ فٹ بلند ہے ۔

مرکز کے شمالی حصہ میں ایک کتب خانہ اور ایک عجائب گھر ہے ۔ یہاں درس کی سہولتیں بھی ہیں ۔ جنوبی حصہ میں مرکز کے دفاتر ہیں ۔

مرکز کے باب ہائے داخلہ کے اوپر نیلے رنگ سے قرآن کی ایک آیت لکھی ہوئی ہے ۔ اندر داخل ہوتے ہی سامنے سنگ مرمر کا ایک فوارہ ہے ۔

مسجد میں تقریباً پانچ سو افراد نماز پڑھ سکتے ہیں ۔ مشرق وسطیٰ کی دوسری بڑی مسجدوں کے مقابلے میں یہ مسجد چھوٹی ہے، لیکن اپنی صناعی اور خوبصورتی کے لحاظ سے مسجد بڑی ہی دل کش ہے اور اسلامی اتحاد کا ایک نمونہ ہے ۔

* * * *

غالب

یہ وہ نظم ہے جسے شمیم کرمانی نے غالب کے مزار پر بیٹھ کر لکھا اور وہیں یوم غالب میں اسے سنایا ۔

کعبۂ اہل نظر مدفن غالب ہے یہی
محو خواب اک دل بیدار اسی خاک میں ہے

ہے اسی قبر میں گنجینۂ معنی کا طلسم
جنس حکمت کا خریدار اسی خاک میں ہے

ہے یہیں دفن حریف مے مرد افگن عشق
بادۂ خم کا قدح خوار اسی خاک میں ہے

سو رہا ہے یہیں نقاش اجنتائے غزل
ادبی تاج کا معمار اسی خاک میں ہے

شام و مینا و مہ و ابر و شفق ہے یہیں دفن
سحر چشمہ و کہسار اسی خاک میں ہے

ابر آلودہ سحر کا ہے شرابی یہیں قید
چاندنی رات کا میخوار اسی خاک میں ہے

صاحب سیف تھے سو پشت سے جن کے اجداد
ہائے وہ ترک طرحدار اسی خاک میں ہے

قیدیٔ رشتۂ تسبیح یہیں ہے محبوس
بستۂ حلقۂ زنار اسی خاک میں ہے

دیکھ کر بند جو کعبہ کو پلٹ آتا تھا
ہائے وہ جذبۂ خود دار اسی خاک میں ہے

یہیں مدفون ہیں خود بینی و دانش کے صنم
ایک بت خانۂ پندار اسی خاک میں ہے

شارح خواب تخیل ہے یہیں پوشیدہ
خالق سیرت و کردار اسی خاک میں ہے

تھا جو نا کردہ گناہوں کی سزا کا طالب
وہ جوان مرد گنہ گار اسی خاک میں ہے

ڈالتا ہے جو زمانہ پہ ادب کا پرتو
میرے ماضی کا وہ مینار اسی خاک میں ہے

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرف دار نہیں
ادب ہند کا شہ کار اسی خاک میں ہے

معنی و ہیئت و اسلوب کا سرخیل سپاہ
فکر کا قافلہ سالار اسی خاک میں ہے

جس کی رعنائیٔ افکار پہ عالم کو ہے رشک
ایشیا وہ ترا فن کار اسی خاک میں ہے

(ہماری زبان)

* * * *

عدیم المثال نمائش

اسلامی جلد سازی

دنیا میں ہر قسم کے مصنوعات کی نمائش ہوا کرتی ہیں ، لیکن کہیں مخصوص فن جلد سازی کی نمائش آج تک نہیں ہوئی ۔ بفضل خدا آج پاکستان میں جمالیات فن جلد سازی کی ایک عدیم المثال نمائش کی جانے والی ہے جس میں صدیوں پہلے کی بنی ہوئی جلدوں کے نمونے اور حالیہ فن کی ترقی کے صدہا نمونے اور اس کے متعلقات پیش کئے جائیں گے جس کو آج تک کسی اھل علم نے نہ دیکھا ہوگا ۔ محبوبیہ کارخانہ جلد سازی کے ذریعہ اس نمائش کی تیاریاں اور انتظامات بڑے شان دار پیمانے پر کئے جا رہے ہیں ۔ تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا ۔
محبوبیہ کارخانہ جلد سازی ، کراچی ۔ حیدرآباد کالونی نمبر $\frac{۱۷}{۱}$ کراچی نمبر ۵ ۔

＊＊＊＊

پاکستان کے مطالعہ کے لئے کتابیں

برٹش کونسل کی نمائش

وزیر اعظم پاکستان نے گذشتہ دنوں کراچی میں برٹش کونسل لائبریری میں ” پاکستان کے مطالعہ کے لئے برطانوی کتابیں،، نام کی نمائش کا افتتاح کیا ۔ برطانوی ھائی کمشنر نے افتتاحی تقریب کی صدارت کے فرائض سر انجام دئے ۔ نمائش میں پاکستان کے بارے میں تقریباً چھ سو کتابیں رکھی گئی تھیں جو گذشتہ دو سو برس میں برطانوی مصنفین ، سیاحوں اور مدبروں کی تصنیف کردہ ہیں ۔ علاوہ ازیں اسلامی نظریات ، علم و ادب ، آرٹ اور فن تعمیرات پر منتخب کتابیں بھی نمائش میں موجود تھیں ۔

مشہور تصانیف

کتابوں کی یہ نمائش بارہ شعبوں پر مشتمل تھی اور ان میں اسلامی فن تعمیرات پر کریسویل ، تاریخ اور فارسی علم و ادب پر آربری ، آثار قدیمہ پر سر جان مارشل اور سر آریل اسٹین اور فارسی مسودات پر ایڈورڈ براؤن جیسے مشاہیر کی تصانیف رکھی گئی تھیں ۔ سر رچرڈ برٹن کی نمائندگی ان کی تصنیف ” سندھ ،، کے ۱۸۵۱ کے ایڈیشن اور ” وادیٔ سندھ میں باز کا شکار،، ۱۸۵۲ سے ہوئی ۔ علاوہ ازیں دریائے سندھ کا ایک نقشہ بھی نمائش میں رکھا گیا تھا جو ۱۸۳۸ میں شائع ہوا تھا ۔ اس پر سر جارج ایورسٹ کے دستخط ہیں اور اس نے نقشہ کو اور زیادہ دلچسپ بنا دیا ہے ۔

رباعیات عمر خیام کے سات ایڈیشن بھی نمائش میں رکھے گئے تھے جن میں سب سے پہلا ایڈیشن ۱۸۷۲ میں شائع ہوا تھا ۔ برطانوی ناشر عام طور پر فٹزجیرلڈ کے ترجموں کے ساتھ سلسلہ وار تصاویر بھی شائع کرتے ہیں ۔

＊＊＊＊

آغا محمد طاہر صاحب کی وفات

دھلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انفلوائنزا کی بیماری میں بابائے اردو محمد حسین صاحب آزاد مصنف ” آب حیات ،، کے نبیرہ آغا محمد طاھر صاحب کا ۲۲ جون کو انتقال ہوگیا ۔

تبصرے



انتخاب غالب

مولف: ممتاز حسین - صدر شعبہ اردو - اسلامیہ کالج - کراچی -

ناشر: آردو اکیڈیمی سندہ - مشن روڈ - کراچی -

سائز: $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$ - صفحات ۱۴۸ - مجلد - روپہلی خوب صورت گرد پوش کے ساتھ -

قیمت دو روپے -

ممتاز صاحب نے نئے انداز میں غالب کی شاعری سے بحث کی ہے - اس کا بہت کچھ حصہ غالب کے الفاظ میں ادا کیا گیا ہے اور چونکہ فاضل مولف کی نظر غالب کے کلام فارسی پر بھی ہے اس لئے جا بجا اس سے بھی فائدہ اٹھایا گیا ہے - ان اقتباسات نے غالب کے سمجھنے میں آسانیاں پیدا کردی ہیں - غالب کے بارے میں اعتراضات کا جواب بھی دے دیا گیا ہے اور بعض متنازعہ فیہ مسائل کی تشریح میں غالب کو اپنی صفائی کا موقع بھی دیا گیا ہے - مثلاً اس امر سے انکار کردیا گیا ہے کہ نواب شمس الدین کے قتل میں غالب کا ہاتھ تھا - غالب کے بنیادی خیالات کو بھی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے تاکہ غالب کا کلام اور زیادہ واضح ہوجائے - مولف نے جو طرز اختیار کیا ہے وہ نہ صرف نیا ہے بلکہ غایت درجہ دلچسپ بھی ہے - غالب کے مذہب کے بارے میں بھی روشنی ڈالی گئی ہے - یہ دیباچہ ۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ایسا دلچسپ ہے کہ جی چاہتا ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے - اردو اکیڈیمی نے یہ دیباچہ لکھوا کر اپنی ترقی پسندی کا ثبوت دیا ہے -

اس کے بعد ۹۱ صفحات میں کلام غالب (اردو) کا انتخاب ہے - تقریباً سارے اچھے شعر اس میں آ گئے ہیں -

لکھائی چھپائی وغیرہ بہت نفیس ہے - غالب کی تصویر غالب کی نایاب تصاویر میں شمار ہونے کے قابل ہے -

ایک دو جگہ کتابت کی اہم غلطیاں رہ گئی ہیں - "ابطال" کو "الطبال" لکھا گیا ہے - "اقلیدس" میں ایک مقام پر "س" چھوٹ گیا ہے - ایسی نفیس اور اعلیٰ کتاب میں ایک بھی غلطی نہیں ہونی چاہئے تھی - اس کے باوجود ہم اردو اکیڈیمی کو اور نیز مولف کو غالب کے بارے میں ایسی جامع کتاب شائع کرنے پر مبارک باد دیتے ہیں -

(ض - ا - ب)

* * * *

سبز حویلی

مصنفہ : لیلیٰ قزلباش ۔

ناشر : طاہر پبلشرز ۔ نکل روڈ ۔ کراچی ۔

سائز : ۲۰×۳۰/۱۶ ۔ صفحات ۱۸۸ ۔ مجلد ۔

قیمت ۲ روپے ۔

مصنفہ اودھ کے نواب احمد حسین خان "مذاق" کی پوتی ہیں اور چونکہ وہ جاگیر دارانہ نظام کی خرابیوں سے اچھی طرح سے واقف ہیں، اس لئے ناول زیر تبصرہ میں بھی انہوں نے اس کی جھلکیاں دکھا دی ہیں ۔

کہانی یا ناول کا پلاٹ صاف ستھرا ہے ۔ ہر چیز سمجھ میں آتی جاتی ہے ۔ دلچسپی شروع سے آخر تک یکساں طور پر قائم رہتی ہے ۔ پلاٹ میں جن سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ ایسی ہیں کہ ہر بڑے کنبے والا شادی بیاہ کے معاملہ میں ان سے پوری طرح واقف ہے ۔ جتنے کردار ناول میں پیش کئے گئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان میں اجنبیت یا غرابت بالکل نہیں ہے اور نہ ان میں کوئی ایسی بات ہے جو انوکھی ہو ۔

انداز تحریر رواں ہے ۔ اسٹائل سادہ اور سلیس ہے ۔ مصنفہ جیسا محسوس کرتی ہیں ویسا لکھتی جاتی ہیں ۔

شاہد احمد دہلوی نے پیش لفظ لکھا ہے ۔ ہم ان کی اس رائے سے بالکل متفق ہیں کہ "مردوں کی زبان اور ہے اور عورتوں کی اور ۔ افسوس یہ امتیاز اب مٹتا جاتا ہے اور یہ بڑے خسارے کی بات ہے ۔"

لیلیٰ قزلباش صاحبہ ایک لکھاڑ کی حیثیت سے جلوہ گر ہوئی ہیں اور ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں ۔ لکھائی چھپائی جلد سب دیدہ زیب ہے ۔ (ض ۔ ا ۔ ب)

* * *

حیات آشوب

مولف : امداد صابری ۔

ناشر : امداد صابری ۔ محلہ چوڑی والان ۔ دہلی

سائز : ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۸۲ ۔

قیمت دو روپے ۔

یہ کتاب دہلی کے مشہور شہری پیارے لال آشوب کی سوانح عمری پر مشتمل ہے جسے مولانا امداد صابری صاحب نے بیحد محنت، تلاش اور جستجو سے مرتب کیا ہے ۔ اس کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ جب تک راقم الحروف نے اسے ختم نہ کرلیا، اسے ہاتھ سے نہ چھوڑا ۔

شروع میں ایک طویل فہرست مضامین ہے جس کے دیکھنے سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مولف نے ان کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جسے اجاگر نہ کیا گیا ہو ۔ ماسٹر صاحب کی دوسری خوبیوں سے قطع نظر یہ کیا کم ہے کہ وہ غالب کے عزیز ترین دوستوں میں تھے اور دوست بھی کیسے ؟ مرزا غالب ان کے متعلق لکھتے ہیں : ۔

"فرزند ارجمند اقبال بلند بابو ماسٹر پیارے لال کو غالب ناتوان نیم جاں کی دعا پہنچے ۔ لاہور پہنچ کر تم نے

خط نہ بھیجا تو اس کی جتنی شکایت کروں ، بجا ہے ۔ تم نہیں جانتے کہ مجھے تم سے کتنی محبت ہے ۔ میں تمہارا عاشق ہوں اور کیونکر نہ عاشق ہوں صورت کے تم اچھے ، سیرت کے تم اچھے شیوہ و روش کے تم اچھے ، خالق نے جو خوبیاں تم میں کوٹ کوٹ کر بھردی ہیں اگر میرا صلبی فرزند ایسا ہوتا تو اس کو اپنا فخر خاندان سمجھتا اور اب تم جس قوم اور جس خاندان میں ہو اس قوم اور اس خاندان کے ذریعۂ افتخار ہو ۔ خدا تم کو سلامت رکھے اور عمر و دولت و اقبال و جاہ و جلال عطا کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ''

ماسٹر صاحب ہندو مسلمانوں میں یکساں طور پر مقبول تھے ۔ اس زمانہ کی سوسائیٹی میں ہندو مسلم کی تمیز نہ تھی اور نہ صوبائی عصبیت آج کل کی طرح کارفرما تھی ۔ غالب کے ایک مقدمہ میں ماسٹر صاحب ان کے گواہ تھے ، ان کی عرضیوں کا انگریزی ترجمہ بھی یہی آشوب کرتے تھے ۔ کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماسٹر پیارے لال اپنے زمانہ کے شریف ترین انسانوں میں تھے ۔ تعصب ان کو چھو تک نہیں گیا تھا ۔

مولانا امداد صابری نے ماسٹر پیارے لال کی مکمل لائف لکھکر اردو دانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے ۔ ماسٹر صاحب وہ شخص ہیں جنھوں نے کوئی ۹۰ سال پیشتر یہ رائے ظاہر کی تھی کہ سارے ہندوستان کی اگر کوئی مشترکہ زبان ہوسکتی ہے تو وہ اردو ہے ۔ مرحوم دلی سوسائیٹی کی روح رواں تھے ۔ اس زمانہ کی کوئی ہستی ایسی نہ تھی جس سے ماسٹر صاحب کے دوستانہ مراسم نہ ہوں ۔ خواجہ حالی بھی مشکلات میں انہی سے اپنی گتھیاں سلجھوایا کرتے تھے ۔

کتاب بجا طور پر پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی کے نام معنون کی گئی ہے بوجہ ان قریبی تعلقات کے جو انہیں ماسٹر صاحب سے تھے ۔ اردو داں طبقہ رگھوناتھ پرشاد ، بی ، اے ، ایل ایل ۔ بی کا بھی ممنون ہے کہ انہی کی مالی امداد سے یہ کتاب دنیا کے سامنے آسکی ۔ ایک باب میں علامہ کیفی کے مفصل حالات بھی دیدئے گئے ہیں جو بجائے خود کافی اہمیت رکھتے ہیں ۔ ماسٹر صاحب کا فوٹو بھی زینت کتاب ہے ۔

(ض ۔ ا ۔ ب)

****

اقبالیات

مصنف : قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی ۔

ناشر : اقبال اکیڈیمی ۔ کراچی ۔

اس کتاب کا مضمون اقبالیات کا سارا میدان ہے اور اقبالیات سے مراد ہر وہ تحریر ہے جو اقبال نے خود لکھی یا دوسروں نے ان کے کلام اور مختلف تصنیفات کے متعلق لکھی ۔ یہ موضوع ایک دریا ہے جسے قاضی صاحب نے کوزے میں بند کر دیا ہے ۔ اس قسم کا کوئی جامع جایزہ اب تک شائع نہیں ہوا ۔ قاضی صاحب نے تصانیف اقبال اور ان کے ترجموں اور شرحوں پر تفصیلی نظر ڈالی ہے ،